روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۹ | منگل ۵ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ' ۱۷- ہجرت ۷۳ ۱۳ھش ' ۱۷- مئی ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی شرائط کو ملحوظ رکھنا چاہئے

انسان کو چاہئے کہ دعا کے متعلق جو شرائط ہیں انہیں ملحوظ رکھے دعا پر اتنا زور دے جتنا مناسب ہو۔ گھبراہٹ نہ ہو۔ تا شرک نہ پایا جائے ادب کا خیال ہو۔ کوئی دعا الٰہی سنت کے خلاف نہ ہو۔ اخلاص جوش اور تڑپ ہو۔ پھر دعا کی قبولیت کے سامان مہیا کئے جائیں۔ مثلاً صدقہ خیرات اور عبادت پر زور ہو۔ ان سامانوں اور شرائط کے بعد اگر دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے لیکن خدا جسے چاہے رد بھی کر دیتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر انسان غور اور فکر سے دیکھے تو اس کو معلوم ہوگا کہ واقعی طور پر تمام محامد اور صفات کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور کوئی انسان یا مخلوق واقعی اور حقیقی طور پر حمد و ثناء کی مستحق نہیں ہے اگر انسان بغیر کسی قسم کی غرض کی ملونی کے دیکھے تو اس پر بدیہی طور پر کھل جاوے گا کہ کوئی شخص جو مستحق حمد قرار پاتا ہے وہ یا تو اس لئے مستحق ہو سکتا ہے کہ کسی ایسے زمانہ میں جبکہ کوئی وجود اور موجود کی خبر نہ تھی وہ اس کا پیدا کرنے والا ہو یا اس وجہ سے کہ ایسے زمانہ میں کہ کوئی وجود نہ تھا اور نہ معلوم تھا کہ وجود اور بقاء وجود اور حفظ صحت اور قیام زندگی کے لئے کیا کیا اسباب ضروری ہیں۔ اس نے وہ سب سامان مہیا کیے ہوں یا ایسے زمانہ میں کہ اس پر بہت سی مصیبتیں آسکتی تھیں۔ اس نے رحم کیا ہو اور اس کو محفوظ رکھا ہو اور یا اس وجہ سے مستحق تعریف ہو سکتا ہے کہ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہ کرے اور محنت کرنے والوں کے حقوق پورے طور پر ادا کرے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۱۲)

تقریب اعزازات

چیئرمین سینٹ جناب وسیم سجاد نے اورینٹ حمید نظامی یادگاری گولڈ میڈل محمد محمود طاہر کو پہنایا اورینٹ ایڈورٹائزنگ کی طرف سے میڈل کے ساتھ ۱۰- ہزار روپیہ کا نقد انعام بھی پیش کیا گیا

۹- مئی بروز سوموار ہالیڈے ان اسلام آباد میں منعقدہ ایک تقریب میں چیئرمین سینٹ جناب وسیم سجاد نے اورینٹ ایڈورٹائزنگ کی طرف سے ایم۔اے ابلاغیات میں اول آنے والوں میں اورینٹ حمید نظامی یادگاری طلائی تمغہ جات طلباء کو پہنائے۔

مکرم محمد محمود احمد طاہر ایم۔اے ابلاغیات ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ جنہوں نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم۔اے ابلاغیات میں نہ صرف اول پوزیشن حاصل کی تھی بلکہ یونیورسٹی کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا تھا کو اول آنے پر پاکستان کی اشتہار ساز کمپنی ORIENT ADV. کی طرف سے طلائی تمغہ اور ۱۰ ہزار روپیہ کا نقد انعام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب اعجاز صاحبہ بنت محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب' انتڑیوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے موصوفہ کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنے رب کی طرف جھکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج چاند اور آسمانوں کے ستارے' درخت جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل و جواہر' زمرد' یاقوت' کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرے اور ان ذروں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا ارادہ کرے اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذا دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہر چیز کو انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ یہ تمام اشیاء یہ تمام چیزیں (چھوٹی ہوں یا بڑی) جن کی حقیقت کو ایک حد تک ہم نے سمجھا اور ان کا علم حاصل کیا ہے یا ان کی وہ طاقتیں اور صفات جو ان میں پوشیدہ ہیں اور ہم پر ظاہر نہیں ہوئیں انسان کی خدمت پر لگائی گئی ہیں۔ پس اصل ذات اللہ ہی کی ہے جو انسان کی ربوبیت تو کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کسی شخص کی ترقی (روحانی و جسمانی) میں اس کی پیدا کردہ کوئی چیز روک نہ بنے لیکن بہت سے ایسے بد قسمت انسان بھی ہوتے ہیں جو اپنے ہی کئے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں اور ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے اس کی خدمت پر لگایا ہوتا ہے۔ وہی ایذا کے درپے ہو جاتی ہے۔ وہ اسے دکھ پہنچانے لگتی ہے اسے زندگی اور حیات سے دور کر دیتی ہے اور اسے نور سے کھینچ کر اندھیروں میں لے جاتی ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل نہیں ہونے دیتی بلکہ شیطان کے پیچھے اسے لگا دیتی ہے۔ جسمانی دکھ یا تکالیف ہوں یا روحانی طور پر ناکامیاں اور نامرادیاں ہوں یہ سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور منشاء اور اس کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ہی ہوتے ہیں۔

پس ہمیں حکم ہے کہ اپنے رب کی طرف جھکو۔ اس سے یہ التجا کرو کہ تیری ربوبیت

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ-پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۷- ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۱۷- مئی ۱۹۹۴ء

اعلیٰ اخلاق کا نمونہ

ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ اس کا تعلق اخلاق سے ہے اور اخلاق ہی عام حالات میں ایک انسان کو دوسرے سے ممتاز کرتا ہے اور اس کی معاشرتی حیثیت کو متعین کرتا ہے۔ اگر ہم اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ اچھے اچھے کام کرتے ہیں۔ دوسروں کے کام آتے ہیں۔ دوسروں کی مدد کرتے ہیں کسی گرے پڑے کو اٹھاتے ہیں اور اسے سہارا دیتے ہیں تو ہم بااخلاق ہیں۔ یعنی ہمارے اخلاق اچھے ہیں اور ہمیں ہر شخص اچھی نظروں سے دیکھے گا اور جیسے کہتے ہیں زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ اگر ہمیں لوگ۔ ہمارے ساتھی۔ معاشرہ میں ہمارے ساتھ بسنے والے لوگ اچھا سمجھیں گے اور ہماری باتوں اور ہمارے کاموں کو سراہیں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ بھی ہماری طرف مہربانی اور تلطف کی نظروں سے دیکھے گا۔

اخلاق انہی باتوں کا نام ہے اور اخلاق ہمیں ایک دوسرے سے ممتاز بھی کرتا ہے۔ اچھے اخلاق اپنے آپ کو بھی راحت پہنچاتے ہیں اور دوسروں کو بھی۔ اپنے آپ کو اس طرح کہ لوگ کہتے ہیں کہ اچھا کام بذات خود اپنا اجر ہے۔ اپنی جزاء ہے۔ اس کے بدلے میں کچھ بھی نہ ملے تو انسان خوش رہتا ہے۔ اصل خوشی اس بات کی ہوتی ہے کہ اچھا کام کیا گیا۔ ہم کسی کی مدد کریں۔ کسی ایسے شخص کی جو ہمارے لئے کچھ بھی نہ کر سکتا ہو۔ اور ہم چاہتے بھی نہ ہوں کہ وہ ہمارے لئے کچھ کرے تو یقیناً یہ مدد ہمیں راحت پہنچائے گی۔ اس راحت کا کوئی بدل بھی نہیں ہوتا۔

اگر ہم کسی کی مدد کرنے کے قابل ہونے کے باوجود اس کی مدد کرنے سے گریز کریں تو یہ اخلاق کے منافی ہوگا۔ وقت آنے پر ہمارا نفس ہمیں لعن طعن کرے گا اور ہم پچھتائیں گے۔ کہ ہم نے ایسا کیوں کیا۔ بعض اوقات یہ پچھتاوا سوہان روح بن جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری سب اچھی اچھی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں۔ "یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔"

اس سلسلہ میں حضرت اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبد الکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستے میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰-۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا۔ اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا"۔

خدا کرے کہ اخلاق کے معاملہ میں ہمیں کبھی شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ ہر وقت۔ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں۔

خدا کرے کہ فلسطینیوں کو امن ملے
خدا کرے کہ اب ان کا ہر ایک زخم سلے
ہمارے پاس تو صرف اک دعا کا حربہ ہے
دعا یہ ہے کہ مٹیں ان کے سارے شکوے گلے

ابو الاقبال

مطرب سنا دے ایسا کوئی زمزمہ مجھے
اک تار جو بنادے ترے ساز کا مجھے

کعبہ بھی بتکدہ بھی نہیں اس جہان میں
پہنچا دیا ہے تو نے جہاں ساقیا مجھے

مجھ کو کوئی یہ چاندنی راتوں سے پوچھ دے
ہو جاتا ہے یہ چاندنی راتوں میں کیا مجھے

ساقی نہیں جو جام بھرے پوچھ پوچھ کر
میخوار ہی نہیں ہے کہے جو پلا مجھے

جا- ناخدا- خدا کرے ساحل تجھے نصیب
منجدھار کے ہے ساتھ ابھی کھیلنا مجھے

جس نے کیا بہار میں دامانِ گل کو چاک
نغمہ سکھا گئی وہی بادِ صبا مجھے

جی بھر کے گیت جس میں محبت کا گا سکوں
تنویرؔ لا دے ایسی کہیں سے فضا مجھے

روشن دین تنویر

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱- جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہو اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲- قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہو اور عمر سترہ (۱۷) سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ- اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے جو پردے بنائے ہیں وہ خاص مقاصد کے لئے بنائے ہیں۔ اب روحانی دنیا میں بھی جب ہم پردوں کی بات کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قائم کئے ہوئے پردے کچھ مصالح رکھتے ہیں لیکن بد نصیب لوگ ان پردوں کے نتیجے میں حق بات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پردے خدا تعالیٰ نے اس لئے انسان کو عطا کئے تا کہ گندی باتوں سے بچے' لغو باتوں سے بچے' ان چیزوں سے بچے جو خدا سے دور لے جاتی ہیں۔ یہ پردے بنانے کی حکمت تھی' اس لئے بنایا تو خدا ہی نے ہے مگر انسان جب چیزوں کا غلط استعمال کرنے لگتا ہے تو وہ چیز جو فائدے کی خاطر بنائی جاتی ہے وہ نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔ پس جہاں بھی آپ یہ پڑھتے ہیں کہ ہم نے ایسا کیا۔ ہم نے پردے بنائے۔ ہم نے فاصلے حائل کئے' روکیں پیدا کیں تو (خدا پناہ دے) اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شر پہنچانے کے لئے ایسا کیا۔ مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے بعض مصلحتوں کی وجہ سے بعض چیزیں بنا رکھی ہیں۔ بعض روکیں پیدا کرنے کی صلاحیت انسان کو بخشی ہے۔ آنکھیں بند کر سکتا ہے یہ بھی اس کی ایک نعمت ہے اگر انسان آنکھیں بند نہ کر سکتا تو اس کا نظام عصبی تباہ و برباد ہو جاتا۔ اس کو نیند نہیں آ سکتی تھی اور ہر وقت کی آنکھیں کھلی ہوئی تو ایک عذاب ہے۔ اب دیکھیں آنکھیں بند کرنا ایک نعمت کے طور پر دیا گیا تھا مگر آپ اگر روشنیوں سے آنکھیں بند کر لیں اور جگہ جگہ ٹھوکریں کھاتے پھریں اور ایک مصیبت میں مبتلا رہیں تو معمولی روز مرہ کی زندگی آپ کے لئے عذاب بن سکتی ہے۔ ایک دفعہ ہم نے سیر کرتے ہوئے یہ مقابلہ کیا کہ آنکھیں بند کر کے کون سیدھا چل سکتا ہے تو آنکھیں بند کر کے چلنا ہی اول تو بڑا مشکل ہے' بہت بڑی مصیبت ہے۔ آدمی کا بیلنس بگڑ جاتا ہے۔ دوسرے رخ کا پتہ نہیں چلتا۔ چنانچہ میں اور میری بچیاں ساتھ تھیں ہم نے کہا کہ ہم آنکھیں بند کر کے سیدھے چلنے کی کوشش کرتے ہیں' میں نے کہا جب آواز دوں گا "ہاں" تو اس وقت آنکھیں کھولنا۔ تو جب میں نے آواز دی تو کوئی کسی طرف نکلا ہوا تھا کوئی کسی طرف نکلا ہوا تھا اور کوئی اس سے پہلے ہی کسی جگہ ٹھوکر کھا کے سفر بند کر چکا تھا تو اب آنکھیں بند کرنا ایک نعمت ہے مگر غلط جگہ آنکھیں بند کرنا تو نعمت نہیں۔ وہ تو ایک مصیبت بن جاتی ہے۔ روز مرہ زندگی انسان نہیں گزار سکتا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے پردے بنا رکھے ہیں جو خاص مقاصد کے لئے بنائے گئے ہیں مگر یہ بد نصیب ایسے ہیں کہ پردے غلط جگہوں پر استعمال کرتے ہیں۔ بعض پہلوؤں سے وہ تیز نظر رکھتے ہیں۔ بعض پہلوؤں سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے (-) عجیب حالت ہے کہ جس قرآن کریم نے یہ عظیم راز ہمیں سمجھائے' ایسے عظیم راز جو دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ملتے وہ (-) خدا کی کائنات کی تخلیق پر غور کرنے سے عاری رہے۔ ایک دور تھا چند سو سال کا یعنی بغداد میں جب اسلامی مملکت کا مرکز تھا جس میں سائنس دانوں نے بڑی ترقی کی ہے اس میں کوئی شک نہیں مگر وہ ماضی کی بات بن چکی ہے۔ اب ان چیزوں پر غور کے لئے مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں اور غیر کھولتے ہیں لیکن مسلمان ذکر کی طرف تو بہر حال مائل ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ ذکر کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ کسی نے آنکھ پر ایک پردہ گرا رکھا ہے۔ کسی نے دوسرا پردہ گرا رکھا ہے اور جہاں تک دلوں کی کیفیت کا تعلق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دلوں پر تو ہم نے کئی قسم کے پردے بنا رکھے ہیں۔ ایک نہیں بہت سے پردے ہیں جو حائل ہو جاتے ہیں۔ یہ جو مضمون ہے اس سے متعلق میں پھر (اللہ نے چاہا تو) کسی وقت بیان کروں گا۔ اب وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ میں اب دوسری آیت کی طرف آ کر آپ کو مختصراً" اس کا پہلی آیت سے تعلق بنا کر دکھاتا ہوں۔ یعنی تعلق تو ہے لیکن دکھانا چاہئے کہ کیا تعلق ہے؟

اس مضمون کو بظاہر چھوڑ کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) اے محمد ﷺ! اسی طرح ہم نے تیرے اور ان لوگوں کے درمیان بھی جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے نہ دکھائی دینے والے پردے بنا رکھے ہیں۔ جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ان کے پلے کچھ نہیں پڑتا۔ قرآن ذکر ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب تو ذکر الٰہی کرتا ہے اس قرآن کے ذریعے جو خدا نے تجھے عطا کیا ہے تو تو لذتوں کی دنیا میں کھویا جاتا ہے۔ کلیتہ" خود فراموش ہو جاتا ہے لیکن یہ لوگ جو سن رہے ہیں ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہوتی۔ ہم نے ایسے پردے بنا رکھے ہیں گویا ان کی سننے کی WAVELENGTH اور ہے اور عملاً روحانی دنیا میں مختلف WAVELENGTHS ہیں۔ مختلف قسموں کی آوازیں ہیں جو صاحب عرفان سمجھ سکتے ہیں اور جن کو عرفان نصیب نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتے تو دیکھئے قرآن کریم نے ان دو انتہاؤں کو کس طرح دو چھوٹی سی آیات میں بیان فرما دیا۔ ایک طرف انسان کی یہ بد نصیبی اس کو دکھائی کہ ہر چیز تسبیح کر رہی ہے تم سے نیچے جتنی مخلوقات ہیں وہ سب تسبیح اور حمد میں مصروف ہیں مگر تمہیں دیکھنے کے باوجود ان کی تسبیح سنائی نہیں دیتی اور سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور کس طرح کر رہے ہیں اور خود تو اپنی ذات میں بھی تسبیح اور حمد سے ایسے غافل ہو گئے ہو کہ جب خدا تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والا ایسا آیا جو سب دنیا میں حمد بیان کرنے والوں سے آگے بڑھ گیا۔ جب خدا تعالیٰ کی تسبیح کرنے والا ایسا وجود ظاہر ہوا کہ اس جیسا کبھی نہ پہلے پیدا ہوا تھا نہ آئندہ پیدا ہو سکتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ جس کے متعلق فرمایا کہ (-) (سورۃ الطلاق: ۱۱-۱۲) وہ مجسم ذکر الٰہی ہے۔ تم اس کی باتوں سے کھلا کھلا ذکر الٰہی سنتے ہو اور تب بھی تمہارے اور اس کے درمیان پردے پڑے ہوئے ہیں۔

پس کائنات میں سب سے زیادہ اندھا جانور اس صورت میں انسان بن جاتا ہے' نہ خود تسبیح اور حمد کا سلیقہ نہ دوسروں کو دیکھ کر وہ کچھ سیکھتا ہے اور ان کی سمجھ بھی نہیں آتی۔ ساری کائنات خدا کی حمد اور تسبیح کرنے والوں سے بھری ہوئی ہے۔ ان کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں ان کی روشنیاں جل رہی ہیں اور عجیب مناظر ہیں جو تمام دنیا میں کائنات میں ہر طرف پھیلے پڑے ہیں۔ ہواؤں میں بھی ہیں۔ خشکی کے اوپر بھی' زمین پر چلنے والوں میں بھی اور سمندر کی گہرائیوں تک بھی اور دن رات وہ جلوہ افروزیاں ہو رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے جلوے مختلف شکلوں میں ظاہر ہو رہے ہیں مگر دیکھنے والوں کو بھی دکھائی نہیں دے رہا' سننے والوں کو بھی سنائی نہیں دے رہا اور پھر ایسے اندھے اور غافل ہو جاتے ہیں کہ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ان پر ذکر الٰہی پڑھتے ہیں تو ان کے اور ان کے درمیان ایک پردہ آجاتا ہے۔ اور کچھ سمجھ نہیں آتی۔

پس اگر نماز میں لذت پیدا کرنی ہے تو نماز سے باہر ذکر الٰہی کا سلیقہ سیکھیں۔ (-) (سورۃ العنکبوت: آیت ۴۰) کا ایک یہ بھی معنی ہے کہ نماز میں تو تم تھوڑی دیر ٹھہرتے ہو لیکن خدا کے ذکر کا مضمون بہت وسیع تر ہے۔ ہر طرف پھیلا ہوا ہے اور ذکر کو سمجھو تو پھر جب تم نمازوں کی طرف لوٹو گے تو ہر دفعہ آنے میں تمہیں ایک نئے خدا سے شناسائی ہو گی۔ خدا تو وہی ہو گا لیکن اس کے نئے جلوے دیکھ کر تم آ رہے ہو گے۔ اس مضمون کو اگر اس مضمون کے ساتھ ملا لیں جو دل کے اندر اپنے وجود پر اپنے حالات پر غور کرنے کے ذریعے خدا دکھائی دیتا ہے تو اس کو کہتے ہیں اندر اور باہر دونوں کا روشن ہو جانا۔ صوفیاء جو باتیں کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں پتہ نہیں کس قسم کی روشنی ہے آنا "فانا" مل گئی۔ کہتے ہیں جی! ہمارے تو چودہ طبق روشن ہو گئے۔ ہمارا تو باہر بھی روشن ہو گیا۔ ہمارا تو اندر بھی روشن ہو گیا۔ وہ کوئی ایسی روشنی نہیں ہے جو اچانک بلب جلا کر ان کو نصیب ہو جاتی ہے۔ وہ عمر بھر کے ذکر الٰہی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی روشنیاں ہیں جو باہر سے بھی دکھائی دیتی ہیں اور اندر سے بھی دکھائی دیتی ہیں اور وہ بڑھتی رہتی ہیں۔ اور ان کے اندر ایک نئی چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ نئے نئے رنگ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ پس وہ سمندر کی گہرائیاں بھی جو بعض لوگوں کے لئے تاریک تر ہیں جب بصیرت نصیب ہو تو وہاں بھی روشنیاں جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ پس ذکر الٰہی کے مضمون کو سمجھیں اور یہی حمد ہے۔ غور کے بعد جب حمد کے ذریعے آپ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کریں گے تو پھر جب نمازوں میں حمد کا لفظ آئے گا اور حمد کے ساتھ وابستہ صفات الٰہی نظر آئیں گی تو ان میں آپ کو نئے نئے نور دکھائی دئے جائیں گے۔ نئی نئی روشنیاں نظر آنے لگیں گی۔ نئے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لفظ دکھائی دیں گے اور آپ کی روح بے شمار لذتوں میں ڈوب جائے گی لیکن یہ ممکن نہیں ہے ہر نماز میں کلیتہ" تمام تر نظارے ایک ہی دفعہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی حسب توفیق عادت ڈالنی پڑے گی۔ ہر دفعہ جب نماز پڑھیں تو کچھ تو سوچیں خدا کی حمد

باقی صفحہ ٦ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

تقویٰ کی باریک راہیں

پہلا یا ابتدائی راستہ خدا تعالیٰ سے ملنے کا تقویٰ ہے۔ یعنی خدا کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے بچتے رہنا۔ اس سے اگلا اور اعلیٰ راستہ محسن بننے کا ہے۔ یعنی وہ طریقہ جس میں خدا کی محبت اور عشق کی وجہ سے صاحب ایمان نیکیوں میں ترقی کرتا ہے۔

یہ تقویٰ کا لفظ ہماری جماعت کے بچہ بچہ کی زبان سے سنا جاتا ہے کیونکہ یہ جماعت کی خصوصیات میں سے ہے اور بغور دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ واقعی یہ جنس گرانقدر دنیا میں آج کل اور کسی جگہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔ مگر باوجود اس لفظ کے کثرت سے استعمال اور کثرت تذکیر کے پھر بھی جو حق اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا تھا وہ ادا نہیں ہوا۔ اور تقویٰ کی باریک راہوں کا تو کیا ذکر اس کی شاہراہ یا موٹی موٹی راہوں سے بھی بعض لوگ ناواقف نظر آتے ہیں اور یہ صرف اس لئے کہ اجمال تو موجود ہے مگر تفصیل کا علم نصیب نہیں ہوا۔ کیوں نصیب نہیں ہوا؟ اس لئے کہ حضرت بانی سلسلہ یا ائمہ جماعت کی صحبت زیادہ نہیں ملی اور ان مقدس لوگوں کے طریق عمل کو غور سے نہیں دیکھا گیا اور احمدیت کے لئے صرف بیعت کے ایک خط یا قدرے لٹریچر کے مطالعہ کو مکتفی سمجھ لیا گیا یا زیادہ سے زیادہ جلسہ اور کانفرنس پر حاضر ہونا بالکل کافی خیال کر لیا گیا۔ برخلاف اس کے جس کسی کو یہ سعادت صحبت حاصل ہو گئی اس پر تو پھر خود بخود معرفت کے دروازے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں اور تقویٰ کی موٹی راہوں کو طے کرنے کے بعد باریک راہوں کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو براہ راست اپنی تربیت میں لے لیتا ہے اور ایک رو معرفت اور علم لدنی کی ہر ضروری امر کے متعلق ان کے دل و دماغ میں آسمان کی طرف سے جاری ہو جاتی ہے۔ اور جو امر خلاف تقویٰ ہوتا ہے اس سے انہیں روک دیا جاتا ہے اور جو موافق تقویٰ ہوتا ہے اس کی تحریص یا اجازت مل جاتی ہے۔ اس وقت بندہ کی حالت اس دنیا سے اتنی ارفع اور بلند ہو جاتی ہے کہ دنیا کی عقلوں میں جو اعمال یا خیالات معمولی اور بے ضرر ہوتے ہیں وہ ان میں خطرہ اور ہلاکت دیکھتا ہے۔ اس کی دو کی جگہ چار آنکھیں ہو جاتی ہیں اور ایسی نمائش نیکی سے وہ اسی طرح بچتا ہے جس طرح عام لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں اور اس وقت وہ شخص اس بابرکت وجود کی ظلیت میں داخل ہو جاتا ہے جس نے دعویٰ کیا تھا کہ ۔

من تربیت پذیر زرب مہیمن ام

مگر اس حالت یا اس سے بڑھ کر کیفیات سے پہلے بھی ایک مبتدی متقی انسان کی خود اپنی بصیرت، بہت روشن ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا فہم خدا کی رضامندی کی راہوں میں بہت تیز ہو جاتا ہے اور جو باتیں عرفاً بے عیب اور مخلوقات میں علی الاعلان دائر و سائر نظر آتی ہیں وہ ان سے بچنے لگتا ہے۔ صرف اس لئے کہ اس کے اندر مصنوعی تقویٰ نہیں بلکہ حقیقی تقویٰ کی وہ روح موجود ہوتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ (------) یعنی اگر تم بکوشش تقویٰ کو اختیار کر لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری تعلیم کو براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور پھر تم گمراہ نہیں ہو سکو گے سو وہ حالت اس کو میسر آ جاتی ہے۔ ہاں یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو تفصیلی عقلی دلائل اور براہین کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کے بھی معلوم ہو جائیں۔ البتہ اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ متقی کو امر جائز اور امر ناجائز میں تمیز کرنے کی حس ہو جاتی ہے اور وہ ایک اچھے کام کو ایک برے کام سے اسی طرح الگ کر دیتا ہے جس طرح ایک جوہری سچے موتیوں کو جھوٹے موتیوں سے۔ اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کی نافرمانی کو بظاہر عمدہ اعمال کے اندر اسی طرح سونگھ لیتا ہے جس طرح ہم مردار کی بدبو کو۔

اب میں اصلی مطلب کی طرف آتا ہوں۔ وہ یہ کہ مثالوں سے تقویٰ کی بعض باریک باتوں کا ذکر کروں جن سے شائقین کو کچھ علم اس راہ کا ہو۔ حقیقۃً یہ باتیں بہت باریک نہیں مگر مبتدیوں کے سمجھنے کے لئے میں ان کو باریک ہی کہوں گا۔ کیونکہ موٹے گناہ تو عموماً قتل' چوری' زنا اور جھوٹ ہی سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ اوپر چل کر خود انہیں گناہوں کی اتنی قسمیں اور اتنی شاخیں ہو جاتی ہیں کہ عام آدمی ان کو تمیز نہیں کر سکتا کہ یہ کوئی گناہ بھی ہے یا نہیں۔ کیونکہ باریک در باریک قسمیں انہیں باتوں کی دنیا میں اس قدر رائج ہو گئی ہیں کہ سوسائٹی میں ان کو معیوب بات خیال ہی نہیں کیا جاتا بلکہ وہی شخص عقلمند' زیرک اور دور اندیش مشہور ہو جاتا ہے جو ایسے باریک گناہ دل کھول کر کرتا ہے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کرتا رہتا ہے کہ وہ ان پر زیادہ سے زیادہ کامیابی سے عمل کر سکے۔ قرآن مجید نے گناہوں کی ان باریک قسموں کی طرف کنایۃً ایک اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے۔ (-----) نہ صرف ظاہری فحشاء سے بچو بلکہ ان بے حیائیوں سے بھی بچتے رہو جو باریک اور مخفی اور دل کے اندر کے خانوں میں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔

اسی طرح اور گناہوں کا حال ہے۔ چنانچہ جس طرح کسی کے ہاں نقب لگا کر اس کا زیور نکال لینا چوری کہلاتا ہے اسی طرح ایک احمدی طالب علم کے نزدیک امتحان کے پرچہ میں نقل کر لینا بھی چوری ہے۔ اور جس طرح رسہ گلے میں ڈال کر پھانسی سے مر جانا خودکشی ہے اسی طرح ایک احمدی متقی بیمار کے نزدیک غذا کی ایسی بدپرہیزی کر لینا جس سے بیماری کے بڑھ جانے کا یقینی خطرہ ہے ایک قسم کی خودکشی ہے۔ اور جس طرح کسی انسان کا قتل کر دینا دنیاداروں کے نزدیک ایک خوفناک جرم ہے اسی طرح ایک احمدی خاوند کے نزدیک بے ضرورت شرعی برتھ کنٹرول پر عمل کرنا بھی اسی ضمن میں ایک گناہ ہے۔

علیٰ ھٰذا القیاس اگر زنا کرنا ایک موٹے فہم کے شخص کے نزدیک الٰہی نافرمانی ہے تو ایک احمدی نوجوان کے نزدیک علاوہ حلال اور جائز طریقہ کے کسی اور طرح سے اپنی شہوت کو پورا کرنا بھی زنا کے حکم میں داخل ہے۔

پس تقویٰ کی باریک راہوں پر عمل کرنے کے یہ معنی ہوں گے کہ ان گناہوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے چھوڑ دینا جو زیادہ باریک ہیں اور سرسری موٹی نظر والوں یا اہل ظاہر کو نظر نہیں آتے اور جن کی بابت دنیاوی عقل تو جواز کا فتویٰ دے سکتی ہے مگر متقی کا ضمیر ان کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔ یاد رہے کہ یہ باتیں عام لوگوں کو صرف اتنا بتا دینے سے سمجھ میں نہیں آ جاتیں کہ تم قتل نہ کرو' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو اور جھوٹ نہ بولو بلکہ اس وقت سمجھ میں آتی ہیں جب کچھ باریک تفاصیل بھی ان کو سمجھائی جائیں۔ کیونکہ جس قدر علم انسان کے دماغ میں امثلہ اور تفاصیل سے داخل ہوتا ہے اتنا کبھی مجمل بیانات سے داخل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی بات کو کئی کئی پیرایوں میں اور نئے نئے سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کی مختلف شاخوں کو مختلف طریقوں سے واضح کیا گیا ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں چند نمونے متقیانہ افعال و اعمال کے بیان کرتا ہوں اور مزید تفاصیل خود ناظرین کے اپنے غور و فکر کے لئے چھوڑ دیتا ہوں۔

پہلی مثال حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ایک دفعہ کشمیر تشریف لے گئے۔ ریچھ مارنے کا لائسنس لیا ہوا تھا۔ دوران سفر میں ایک جگہ فروکش ہوئے جہاں احمدیوں کی آبادی تھی۔ وہاں آپ شکار کے لئے ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہوئے۔ لوگوں نے ہانکا شروع کیا ایک مشک والا ہرن ہانکے سے نکلا اور بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ رائفل آپ کے کندھے کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور نالی شکار کی طرف۔ ہمراہی بے قرار تھے کہ ایسا عجیب نایاب شکار سامنے کھڑا ہوا ہے کیوں فائر نہیں کیا جاتا۔ آپ نے ایک دم رائفل نیچی کر لی۔ وہ ہرن بھاگ گیا۔ فرمایا کہ اس کا خاص لائسنس نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے فائر کرنا جائز نہ تھا۔ گھر واپس ہونے پر بعض لوگ جو ساتھ تھے کہنے لگے کیسا عمدہ شکار سامنے آیا تھا ہم تو کبھی ایسے شکار کو نہیں چھوڑا کرتے۔ اگر ایسی احتیاطیں کرنے لگیں تو بس شکار ہو چکا--- مگر ان بے چاروں کو معلوم نہ تھا کہ اگر ایسی احتیاطیں نہ کی جائیں تو بس تقویٰ ہو چکا۔

دوسری مثال میرے ایک بزرگ ہیں ان کے پاس رفتہ رفتہ ۹۰ کے قریب کھوٹے روپے جمع ہو گئے جن میں کچھ تو ایسے کھوٹے تھے جن کا ایک حصہ چاندی کی وجہ سے قابل فروخت تھا۔ اور کچھ ایسے تھے جو محض مصنوعی اور ناکارہ تھے۔ انہوں نے ناکارہ تو سب تالاب میں پھینک دیئے اور جو دوسرے تھے وہ بکنے بھیج دیئے اور لے جانے والے سے کہہ دیا کہ انہیں کسی سنار کے ہاتھ فروخت کر کے انہیں اپنے سامنے اسی سے کٹوا دینا تاکہ پھر بطور سکہ نہ چلائے جا سکیں۔ سنار نے یہ بات مان کر ان کو خرید لیا اور مقررہ قیمت ادا کر دی۔ لیکن جب ان کے ملازم نے کاٹنے کا مطالبہ کیا تو سنار لڑنے لگا کہ جب میں نے مول لے لئے ہیں تو اب تمہارا کیا کام' میں ان کو ثابت ہی بیچ لوں گا۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ آخر واپس لے لئے گئے۔ اس پر سنار نے کہا کہ اچھا میں اس شرط پر کاٹوں گا کہ ان کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت اتنی کم کردو۔ یہ بات انہوں نے فوراً مان لی اور بہت تھوڑی رقم معاوضہ میں لے لی مگر ایک ایک روپیہ کٹوا کر چھوڑا۔ حالانکہ عام لوگ اول تو کھوٹا روپیہ خود ہی کوشش کرکے چلا دیتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کسی ہوشیار آدمی کی معرفت اس کو بازار میں چلوا دیتے ہیں یا دلالوں کے ہاتھ کچھ کم قیمت پر بیچ دیتے ہیں کہ آگے وہ اسے چلالیں۔ اور بعض ظالم تو جیب میں یا دکان میں ہر وقت کھوٹے روپے تیار رکھتے ہیں جب کوئی سادہ طبع دیہاتی سودا خریدنے آجاتا ہے تو اس کا اچھا روپیہ لے کر چالاکی سے اپنا خراب روپیہ اسے دے کر کہتے ہیں بھائی صاحب آپ کا روپیہ ٹھیک نہیں اسے بدل دیجئے۔ غرض یہ فرق ہے متقی اور غیر متقی میں۔ ایک ان میں سے (اللہ پناہ دے) خدا کو اندھا سمجھتا ہے اور دوسرا اسے بینا یقین کرتا ہے۔ پس کیا تم یقین کرسکتے ہو کہ خدا کو اندھا سمجھنے والا اس کی ذات سے کوئی روحانی فیضان حاصل کرسکتا ہے۔

تیسری مثال ایک شخص کو ڈاک میں ایک خط ملا۔ اتفاقاً اس کے ٹکٹ پر مہر لگانا یا تو ڈاک خانہ والا ہی بھول گیا یا لگائی تو کوئی نقش مہر نمودار نہ ہوا۔ غرض ٹکٹ بالکل کورا رہا۔ اس شخص کے لڑکے نے وہ ٹکٹ اتار کر اس سے کہا ابا جان دیکھئے یہ ٹکٹ پھر استعمال ہو سکتا ہے۔ اس نے لڑکے سے ٹکٹ لے کر پھاڑ کر پھینک دیا کہ اب ہمارے لئے اس ٹکٹ کا دوبارہ استعمال ناجائز ہے۔ کوئی غیر متقی ہوتا تو اس ٹکٹ کا استعمال نہ صرف جائز سمجھتا بلکہ اپنی ایسی ہوشیاری کو فخریہ بیان کرتا۔

چوتھی مثال متقی اور غیر متقی دونوں بازاروں میں اور عام گزرگاہوں اور مجمعوں میں عورتوں کی طرف سے اپنی نظر نیچی رکھتے ہیں۔ مگر جب کسی تنہا جگہ کوئی عورت منہ کھولے ہوئے گذرے جہاں کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو غیر متقی خدا کی طرف سے غض بصر کرکے اس عورت کی طرف ارادی نظر ڈال لیتا ہے مگر متقی ہر ایسے موقع پر زیادہ قوت کے ساتھ غض بصر پر عمل کرتا ہے کیونکہ اس کو وہ عورت اکیلی سامنے نظر نہیں آتی بلکہ اس عورت کے پیچھے ایک اور وجود بھی ساتھ نظر آتا ہے جسے خدائے علیم و بصیر کہتے ہیں۔

پانچویں مثال ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کررہے تھے۔ راستہ میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں تھے۔ انہوں نے انہیں بلا لیا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے پھر اپنے ڈبہ میں آگئے۔ سفر ختم ہوا اور وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے۔ گھر آکر حساب کرکے انہوں نے وہ رقم جو ان دو سٹیشنوں کے درمیان سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر کے نام بھیج دی اور لکھ دیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا یہ اس کا کرایہ ارسال ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ تھرڈ کلاس کے مسافر کا ۲۵ سیر سے زیادہ وزن ارادۃً بغیر تلوائے اور کرایہ ادا کئے ریل میں لے جانا اور بغیر اجازت سٹیشن ماسٹر کے یا پلیٹ فارم ٹکٹ خریدنے کے سوا اندر پہنچ جانا اور ہوشیاری کے ساتھ سٹیشن کو دوسری طرف سے نکل جانا ایسے افعال ہیں جن سے ایک متقی شرماتا ہے۔

چھٹی مثال ایک ماسٹر صاحب تھے۔ وہ باوجود اس سرکاری حکم کے کہ ٹیوشن بغیر اجازت ہیڈ ماسٹر کے نہ لی جایا کرے خود خفیہ خفیہ ایسی ٹیوشن لے لیا کرتے تھے۔ ایک شاعر جو کسی اور شاعر کے شعر اپنی غزل میں اپنا کر ملا لیتے تھے' یا ایک مصنف صاحب جو دوسری کی تصنیف کو اپنے مضامین میں بلا تسلیم کرنے مصنف کے نام کے شامل کر لیا کرتے تھے' ایک بار سوخ طالب علم جو کسی امتحان کے پرچہ کا ناجائز طور پر چند روز پہلے پتہ لگا لیا کرتے تھے' ایک وکیل صاحب جو پورا محنتانہ لے کر بھی پیشی کے وقت غیر حاضر ہو جایا کرتے تھے' ایک ڈاکٹر صاحب جو خصوصاً نوجوان عورتوں کو طبی مشورہ کے وقت اسٹیتھوسکوپ لگا کر اچھی طرح ٹھونک بجا کر دیکھنا لازمی سمجھتے تھے' ایک صاحب جو بغیر جائز حق کے دوسروں کا مضمون پڑھ لیا کرتے تھے' ایک ملاجی جو لوگوں کے سامنے تو بہت سنوار سنوار کر نماز پڑھتے تھے مگر اکیلے میں وہ بات ان سے صادر نہ ہوتی تھی' ایک پیشہ ور (مثلاً درزی' سنار' لوہار) جو وعدہ کرکے پھر اس وعدہ پر اپنا کام پورا کرکے نہیں دیتے تھے' ایک ملازم جو اپنی تنخواہ کے وقت تو پوری رقم کا مطالبہ کرتے تھے مگر خود کام کرنے کے وقت باریک محاسبہ نہیں رکھتے تھے۔ کہ آیا میں معاہدہ کے مطابق چل رہا ہوں یا کچھ غفلت کر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ ایسے سب لوگ دنیاداروں کی نظروں میں خواہ بڑے ہوشیار کہلائیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ متقی ہونے کا طرہ امتیاز نہیں پاسکتے۔ متقی وہی ہے جو ایسے کام نہیں کرتے اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔

ساتویں مثال ایک شخص جو شہوانی خیالات کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور نامحرموں کے حسن و شمائل میں اپنے دل کو مشغول رکھتا ہے یا اپنے بکس میں حسین عورتوں کی تصاویر خزانہ آرٹ کہہ کر مقفل کرکے رکھتا ہے یا ہمسایہ کی گریموفون میں کسی عورت کے گانے کی آواز کو مزے لے لے کر سنتا ہے یا مرد اور حسین لڑکوں سے بلا ضرورت صاحب سلامت اس لئے رکھتا ہے کہ ان کا قرب اسے کچھ لطف دیتا ہے' یہ اور ایسی ہزاروں باتیں تقویٰ کی جڑ کو کاٹ ڈالنے والی ہیں۔ گویا وہ آج کل کی تہذیب کا ایک جزو اعظم بنی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایک ایسا شخص جو جسمانی صفائی سے لاپرواہ ہے' اس کے جسم سے بدبو آتی ہے اور اس کے کپڑے گندے رہتے ہیں' ناپاک چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا' اپنے دانت صاف نہیں رکھتا جس کی وجہ سے اس کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ کچا لہسن یا پیاز یا مولی یا ہینگ کھا کر بیت الذکر میں آجاتا ہے اور نمازیوں کو ایذاء دیتا ہے کوئی قابل تعریف متقی نہیں۔

آٹھویں مثال وہ شخص جو اپنے جسم کو خدا کی امانت نہیں سمجھتا اور اپنی صحت اور قویٰ کو خدمت دین کے لئے درست رکھنے کی طرف سے لاپرواہی کرتا ہے' عادی بدپرہیز ہے' جائز اور حلال لذتوں میں منہمک رہتا ہے' وقت جیسے قیمتی متاع کو ضائع کرتا ہے' بہت ہنستا ہے' غربت' بیماری یا زمانہ کی شکایت کرتا رہتا ہے' یا اکثر رنجیدہ رہتا ہے اور جماعت پر عموماً بدظن رہتا ہے' خشک مزاج ہے' معمولی تکلیف پر بے صبری ظاہر کرتا ہے' اور تھوڑی نعمت کو حقیر سمجھ کر اس کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بھی تقویٰ کی باریک راہوں سے دور ہے چہ جائیکہ باریک تر اور باریک ترین راہوں کا واقف سمجھا جائے۔

نویں مثال ایک شخص جو کسی بری بات کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ لوگ اس بات کو برا سمجھتے ہیں وہ اس بات میں متقی نہیں ہے۔ بلکہ متقی وہ ہے جو ترک معاصی صرف خدا تعالیٰ کے خوف سے کرے یعنی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے' وہ علیم بذات الصدور ہے' وہ سب سے زیادہ محبت اور عزت کے قابل ہے' اس نے اس بات کو ناجائز قرار دیا ہے کہ اگر میں یہ کام کروں گا تو اس ذات والا صفات سے میرا تعلق کم ہو جائے گا۔ اس یقین کی وجہ سے کسی گناہ کی بات سے پرہیز کرنے والا اصل متقی ہے۔ بدی کو بدی سمجھ کر ترک کرنا یا نیکی کو نیکی کی وجہ سے اختیار کرنا یہ دہریوں اور یورپین فلاسفروں کا کلیہ ہے جسے ایک احمدی فلاسفر کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتا۔ احمدی اگر بدی سے بچتا ہے تو صرف خدا کے خوف کی وجہ سے اور نیکی کرتا ہے تو صرف خدا کی محبت کے سبب سے نہ کہ دہریوں کی طرح اپنے دنیاوی فائدے کے لئے یا اپنے نفس کو لطف اور لذت دینے کے لئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کھانے پینے کی اشیاء کی طرح نیکی کے اندر بھی ایک بڑی لذت رکھی ہے۔

دسویں مثال ایک لیکچرر لیکچر دے رہا تھا' اس نے اپنا مضمون خوب تیار کیا اور خوب اچھی طرح پورا سنا دیا مگر خاتمہ پر حاضرین سے اس نے یہ کہا "صاحبان وقت تنگ ہو گیا ہے میری طبیعت اچھی نہیں اس لئے میں اس مضمون کو پورا تیار نہیں کرسکا اور اب بھی اس کا بہت سا حصہ باقی ہے (حالانکہ اس کے ذہن میں قطعاً کوئی حصہ باقی نہیں ہے اور اس نے تیاری بھی پوری کرلی تھی) مجبوراً اپنا لیکچر ختم کرتا ہوں اور آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں" یہ فقرہ ایک باریک بین متقی کبھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ تو ان الفاظ کو غلط اور ناجائز جان کر ان سے اجتناب کرے گا۔

گیارھویں مثال چونکہ بعض گناہ صرف دل سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اپنے دل میں کسی کی نسبت مخفی حقارت' بدظنی' عداوت یا نفرت رکھنا' جسمانی نقائص' ذات اور قوم کے سبب سے یا علم و عقل اور مال و دولت کی کمی کی وجہ سے کسی کو ادنیٰ اور ذلیل سمجھنا۔ کسی کا قصور معاف کرنے کے بعد بھی اس سے کدورت رکھنا' بدخواہی' چغلی یا عیب چینی کرنا' گاہے بہ گاہے ریاکاری کا مظاہرہ لوگوں کے سامنے کرتے رہنا۔ تمسخر یا دلآزاری یا طعن کی صورت میں کسی سے بظاہر اچھا کلام کرنا۔ ایسی مجلسوں میں دلچسپی محسوس کرنا جہاں خدا رسول کے ارشادات کے مخالف باتیں یا دین پر مخفی استہزاء ہوتا ہو۔ علم کو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادیانِ عالم- تعلیم و تربیت

سوال:- خلفائے راشدین کے زمانہ خلافت کی تعیین کریں- جواب:-
حضرت ابوبکرؓ سنہ ۱۱ھ تا ۱۳ھ
حضرت عمرؓ سنہ ۱۳ھ تا ۲۳ھ
حضرت عثمانؓ سنہ ۲۴ھ تا ۳۵ھ
حضرت علیؓ سنہ ۳۵ھ تا ۴۰ھ

سوال:- سن ہجری قمری کا اجرا کس نے کیا اس کے مہینوں کے نام بتایئے۔

جواب:- حضرت عمر فاروقؓ نے مہینوں کے نام محرم' صفر' ربیع الاول' ربیع الثانی' جمادی الاول' جمادی الثانی' رجب' شعبان' رمضان' شوال' ذوالقعدہ' ذوالحجہ

سوال:- حضرت امام حسینؓ کی تاریخ ولادت اور شہادت بتایئے۔

جواب:- حضرت امام حسینؓ شعبان سنہ ۴ھ میں پیدا ہوئے- یزید بن معاویہؓ کے زمانہ حکومت میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو میدان کربلا میں شہید کئے گئے۔

سوال:- خاندان بنو امیہ کا بانی کون تھا- زمانہ سلطنت بتایئے۔

جواب:- حضرت امیر معاویہؓ بن ابو سفیانؓ کے ہاتھوں سنہ ۴۱ھ میں بنوامیہ کی حکومت قائم ہوئی اور ۱۳۲ھ میں مروان ثانی پر ختم ہوئی۔

سوال:- خاندان بنو عباس کے بانی کا نام اور زمانہ حکومت بتایئے۔

جواب:- ابوالعباس عبداللہ بن الصفا کے ہاتھوں بنیاد پڑی- آخری خلیفہ المستعصم باللہ تھا جسے ہلاکو خان نے قتل کر دیا- زمانہ ۱۳۲ھ تا ۶۵۶ھ

سوال:- بتایئے فاتحین مصر' ایران' سپین اور سندھ کون تھے۔

جواب:- فاتح مصر حضرت عمر بن العاصؓ فاتح ایران حضرت سعدؓ ابن ابی وقاص' فاتح سپین طارق بن زیاد اور فاتح سندھ محمد بن قاسم۔

سوال:- سپین میں مسلمانوں نے کتنے عرصہ تک حکومت کی۔

جواب:- تقریباً سات سو سال تک۔

سوال:- سپین کے شاہی محل الحمراء پر کیا عربی عبارتیں لکھی ہوئی ہیں۔

جواب:- العزۃُ للہ' القدرۃُ للہ' الحکمُ للہ' لاغالب الااللہ۔

بقیہ صفحہ ۳

کی بات جو آپ کے دل پر اس کیفیت کے وقت زیادہ اثر انداز ہو رہی ہو اور چاہے آدھا منٹ ٹھہریں- چاہے ایک منٹ ٹھہریں- اس مضمون کو حمد کے ایسے حقیقی مضمون سے باندھ کر آگے چلیں جو آپ نے محسوس کیا ہو- محض زبان سے ادا نہ کیا جا رہا ہو- پس جب (سب تعریف تمام جہانوں کے رب کے لئے ہے) کہتے ہیں تو جتنے نظارے میں نے آپ کو بتائے ہیں یہ ربوبیت ہی کے تو نظارے ہیں- تمام جہانوں کا رب ہے اور کیسی کیسی صنعتیں اس نے قائم کر رکھی ہیں اور ان کا عشر عشیر بھی ابھی ہمیں پتہ نہیں چلا بلکہ ہزاروں' لاکھوں' کروڑواں حصہ بھی ہم پر ابھی روشن نہیں ہوا لیکن جو کچھ بھی ہم نے دیکھا ہے وہ حیرت انگیز پایا- اس طرح آپ کا علم بڑھتا ہے تو خدا کی حمد بڑھتی چلتی جاتی ہے اس کا شعور بڑھتا چلا جاتا ہے پھر اپنے نفس پر' اپنے دل پر غور کریں' اپنی زندگی پر غور کریں' روزہ مرہ تجارب پر غور کریں' خدا تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں تو جتنا جتنا آپ غور کریں گے اتنا اتنا آپ کی نمازیں لذتوں سے بھرنی شروع ہو جائیں گی- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ایسے عجیب مضامین ہیں کہ جن کا سمجھانا بھی مشکل ہے لیکن یہ میں یقین دلاتا ہوں کہ ایک ہی علاج ہے اور صرف ایک ہی کہ (-) کا دروازہ کھول کر ذکر الٰہی میں داخل ہوں- (-) صرف ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں یا تیری ہی عبادت کریں گے مگر کس طرح؟ (-) تجھ سے ہی مدد مانگتے ہوئے- اگر تیری مدد نصیب نہ ہو تو ہم نہیں کر سکتے۔

میں نے آپ کو بتایا کہ یہاں عبادت میں حمد کا مضمون داخل ہے- سچی حمد کے بغیر عبادت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا اور سچی حمد عبادت کے ساتھ نہ ہو تو (ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) کی دعا قبول نہیں ہو سکتی- کیونکہ حمد کا قبولیت دعا سے گہرا تعلق ہے چنانچہ اسی مضمون کو ہم رکوع سے اٹھتے وقت جو کلمہ کہتے ہیں وہ کھول دیتا ہے- وہ کلمہ یہ ہے: اللہ اس کی سنتا ہے جو اس کی حمد کرتا ہے- (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) (-) اس میں ہمیں یہی تو بتایا گیا تھا کہ خدا سے یہ عرض کرو کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اس لئے تجھے ہی سناتے ہیں کہ اے خدا! ہماری مدد کو آ- ہماری دعا قبول کر لیکن عبادت حمد سے خالی نہیں ہونی چاہئے- ورنہ یہ دعا مقبول ہو جائے گی- اس مضمون کو (اللہ اس کی سنتا ہے جس نے اس کی تعریف کی) نے کھول دیا کہ اللہ سنتا ضرور ہے مگر ان کی سنتا ہے جو اس کی حمد کرتے ہیں- حمد کے ذریعے تعلق قائم ہوتا ہے- پس خدا سے حمد کا تعلق قائم کریں- اپنی روزمرہ کی زندگی میں یہ تعلق بڑھائیں- پھر عبادت میں جب اس کے حضور حاضر ہوں گے تو آپ کو ہر عبادت کے وقت ایک قریب تر آیا ہوا خدا دکھائی دے گا جس کے بہت سے تعلقات آپ سے قائم ہو جائیں گے- جتنی حمد آپ سوچیں گے اتنے ہی محبت کے رابطے خدا تعالیٰ سے بڑھنے شروع ہو جائیں گے- اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ذوق عبادت و آداب دعا ص ۳۴ تا ۳۹)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ ۵

پنی نفسانی بڑائی کا ذریعہ بنانا- دین کی آڑ لے کر ایسی حرکت کرنا جو صاحب ایمان کے وقار کے شایان شان نہ ہو مثلاً نماز کے سامنے سے گزرنے والے کو بجائے ہاتھ کے اشارے سے روک دینے کے دو قدم آگے بڑھ کر اس زور اور اس جوش سے چھاتی میں مکا مارنا کہ اسے چھٹی کا دودھ یاد آجائے- نفس کے تمام سفلی جذبات اور کج اخلاقیوں پر نظر رکھنا اور جس بات میں ذرا بھی شبہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے اس کے ترک کرنے میں غفلت کرنا وغیرہ وغیرہ- یہ سب باتیں باریک باریک بین متقیوں کی شان سے بعید ہیں۔

محسن حقیقی کو پسند آنے والی ادائیں ممکن ہے کہ بعض لوگ ان سطور کو پڑھ کر ہنس دیں کہ یہ معمولی اور عامیانہ باتیں ہیں- مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہی وہ ادائیں ہیں جن کو محسن اصلی پسند فرماتا ہے اور یہی وہ تقویٰ کی آن ہے جس کی وجہ سے بڑے بڑے انعام اس قدر دان حقیقی کی درگاہ سے عطا ہوتے ہیں- اور یہی وہ کیفیت ہے کہ جس کا نتیجہ کبھی بھی نقصان کی شکل میں ظاہر نہیں ہوتا بلکہ ایسا انسان دین اور دنیا دونوں میں ہمیشہ فائدہ میں رہتا ہے کیونکہ تقویٰ کا نتیجہ نہ صرف آخرت میں مغفرت اور جنت ہے بلکہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے متقی کو علم و معرفت' مصائب سے نجات اور غیبی رزق کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ اس نے خود ہی کہا ہے کہ (------)

دیکھو میں ذرا سے باریک تقویٰ پر ایک عظیم الشان اجر ملنے کا نظارہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں- وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ نے ایک دفعہ بعض لوگوں کے اصرار پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے کسی اخلاقی مسئلہ میں مباحثہ کا ارادہ کیا- لیکن بحث سے پہلے جب ان کے متعلقہ عقائد تفصیل سے سنے تو فرمایا کہ مولوی صاحب کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہو اور خالصتہً للہ اس بحث کو ترک کر دیا- نتیجہ یہ ہوا کہ اسی رات خداوند کریم نے اس ترک بحث کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:- "تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا اور وہ تجھے بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

خلاصہ کلام خلاصہ کلام یہ کہ ناظرین کے لئے یہ چند نمونے بیان کئے گئے ہیں- لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہر ارادہ اور ہر عمل کے وقت تقویٰ اور غیر تقویٰ کی بحث آپڑتی ہے اور انسان کو اپنی ہر حرکت اور سکون پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے- تب ایسا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک تغیر آجاتا ہے اور وہ ایک نئی زندگی اپنے اندر محسوس کرتا ہے اور اس کا پرانا وجود مر کر ایک نیا وجود اس کی جگہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی تقویٰ کا مقصد ہے۔

آخر میں ایک یہ بات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ جو ہمیں بظاہر نیک اور متقی نظر آتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں- پہلی قسم تو ٹھگوں کی ہے جو حقیقتاً بد ہیں اور نیکی دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دینا اور ٹھگنا ان کا پیشہ ہے۔

دوسری قسم ان کی ہے جو دنیا کو خوش رکھنے کے لئے معروف قسم کی نیکیاں کرتے رہتے ہیں- یہ خدا کے نیک نہیں بلکہ دنیا کے نیک ہیں۔

تیسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جو واقعی دین کے لئے آئے اور نیک اور صالح ارادے رکھتے تھے مگر روپیہ دیکھا' دنیا کے زرق برق سامانوں اور جاہ و تنعم کے مزے چکھے اور آخر کار پھسل گئے۔

چوتھے اور قابل ستائش اور قابل تقلید وہ سعید لوگ ہیں جو خدا کے لئے نیک بنے پھر انہوں نے خدا سے ہی مدد مانگی اور خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ نے بھی محض اپنے فضل سے ان کی دستگیری کی۔ اور ان کو نہ چھوڑا جب تک کہ وہ اس دنیا سے گذر نہیں گئے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی دوستی کو لازم پکڑنا چاہئے اور ایسا بننے کے لئے جتنی فرصت بھی ملے حضرت امام جماعت کی صحبت اور قرب میں آکر رہنا چاہئے تاکہ زندہ خدا کے نشانات سے کچھ حصہ ملے' ایمان مضبوط ہو' تاریکیوں کے پردے پھٹ جائیں' تقویٰ کی باریک راہیں سوجھنے لگیں اور انسان کا خاتمہ اس کے مالک کی مرضی کے مطابق ہو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۵۱۵ میں مسز شمیم جہاں زوجہ پروفیسر رجب الدین پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن بنگلہ دیش ضلع بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۵۰۰۰ ٹکہ (۲) اربن ہاؤس برقبہ ۳ ڈیسمل مالیتی ایک لاکھ ٹکہ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسز شمیم جہاں بنگلہ دیش گواہ شد نمبرا عبدالعزیز صادق وصیت نمبر ۱۶۹۶۵ گواہ شد نمبر ۲ صالح احمد ولد محمد صاحب بنگلہ دیش

مسل نمبر ۲۹۵۱۶ میں ثریا صدیق بھٹی زوجہ محمد صدیق بھٹی صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلاسوالہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم دو ہزار روپے (۲) زیور طلائی دو تولہ مالیتی آٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا صدیق بھٹی کلاسوالہ P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبرا محمود احمد وڑائچ وصیت نمبر ۲۵۷۳۱ گواہ شد نمبر ۲ محمد شاہ رخ سہیل بھٹی پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۵۱۷ میں امتہ الحمید ظافر زوجہ عبدالسلام ظافر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر ۲۵۰۰ سو روپے (۲) طلائی زیور ۴ تولہ مالیتی ۱۹۰۰۰ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ امتہ الحمید ظافر ۴۰ ڈاکٹر نفیس احمد حامد بیت السلام 10/C مسلم آباد مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبرا نذیر احمد ولد دیوان علی ۴۴۱ توحید پارک مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر نفیس احمد حامد پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۴۹۶

میں عاصم سلیم ولد ڈاکٹر سلیم الدین اختر قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶۰-۷ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہیرے کی انگوٹھی مالیتی۔ ۱۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد۔ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عاصم سلیم ۶۰-۷ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبرا رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۹۴۷۳ گواہ شد نمبر ۲ رانا منظور احمد ۲۶ النور ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ محترمہ صائمہ منیر صاحبہ بنت مکرم سید منیر احمد صاحب آف گڑھی شاہو لاہور کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم نیب احمد خان صاحب ابن مکرم عبدالمغیث خان صاحب آف ڈیفنس لاہور سے مورخہ ۲۲۔ اپریل کو مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی ضلع لاہور نے دارالذکر میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ حق مہر پر کیا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴-۵-۱۴ کو مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال سمڑیال کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر غفور احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مرڑ چک نمبر ۴۵ سانگلہ ضلع شیخوپورہ کا پوتا اور مکرم محمد اسماعیل خان صاحب کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ کا میجر آپریشن فضل عمر ہسپتال میں کامیابی سے ہوگیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مابعد کے اثرات سے کلیتہً اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد از جلد شفا عطا کرے۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) کو ادارہ الفضل کی جانب سے نمائندہ الفضل مقرر کیا جارہا ہے۔ تمام عہدیداران کرام جماعت احمدیہ پاکستان سے اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔ ان کے ذمہ درج ذیل کاموں کی سرانجام دہی ہوگی۔

۱۔ نئے اشتہارات کی بکنگ۔

۲۔ ان کے ذریعے شائع ہونے والے اشتہارات کے بلوں کی وصولی۔

۳۔ ہر نئے اشتہار پر مکرم امیر صاحب یا محترم مربی صاحب کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل)

مخیر احباب سے درخواست

○ فضل عمر ہسپتال سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری' ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

تامہ سے ہم کامل فیض حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تیری حفاظت میں نہ آجائیں جب تک کہ تیری نصرت اور تیری مدد ہمارے شامل حال نہ رہے۔ جب تک کہ تو ہمیں اپنی رحمت سے نہ نوازتا رہے۔

(از خطبہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز • جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک • خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771
04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ 16 مئی 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے گرمی قدرے بڑھ گئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ عوام مزید ٹیکس برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت ایسی معاشی اصلاحات نافذ کر رہی ہے جن کا مقصد عوام پر موجودہ بوجھ کم کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئی ایم ایف بھی اپنی شرائط پر نظر ثانی کرے اور پاکستان کی طلب کردہ گرانٹ جلد منظور کرے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کو منی سپر پاور تسلیم نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کو ہر بین الاقوامی فورم پر اٹھائے گا۔ اور اس بارہ میں دفتر خارجہ مربوط حکمت عملی وضع کرے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب میں حکومت ٹوٹے گی۔ نہ مسلم لیگ (ن) سے اتحاد ہو گا۔ امید ہے کہ میر افضل پارٹی کا فیصلہ مان لیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ سرحد میں کوئی اتحاد نہیں ہوا ہے۔ نئے اتحاد کی باتیں محض خواہشات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی اداروں میں بدعنوان مگرمچھوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ پاک بری فوج کے سابق سربراہ جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اگست ۱۹۹۱ء میں وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے انہیں جوہری میزائل پر کام کرنے سے روک دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ۹۰ء میں پاکستان نے جوہری بم بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی تھی۔ جب میں ریٹائر ہوا تو طویل فاصلے کے میزائل کی ڈیوائس، ڈیلیوری سسٹم اور حفاظتی نظام پر کام جاری تھا۔

○ ایوان صدر میں ہونے والے ایک اہم اجلاس میں صدر مملکت، وزیر اعظم، جنرل عبدالوحید اور دوسری اہم شخصیتوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں امریکی صدر کے بیان اور نرسیما راؤ کے دورہ امریکہ پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں کرے گا۔ مسئلہ سندھ کے سلسلے میں سیاسی اور معاشی اقدامات کا پیکیج جلد سے جلد تیار کر کے اس پر عمل درآمد کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ طبقاتی نظام تعلیم بتدریج ختم کر دیا جائے گا۔ بنیادی صحت مراکز نجی شعبے کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بنگلہ دیش، بھارت، ملائشیا اور سری لنکا جیسے ممالک شرح خواندگی میں پاکستان سے بہت آگے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے اپوزیشن کا تعاون حاصل کرنے کے لئے نوابزادہ نصراللہ خان کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ نوابزادہ نصراللہ خان اور وزیر اعظم کے ساتھ ایک ملاقات میں کشمیر کمیٹی کو فعال بنانے پر بھی غور کیا گیا۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کشمیر کے حوالے سے صدر اور وزیر اعظم کو بیرونی دوروں پر جانے کا مشورہ دیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر و قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بینظیر اور ان کے ساتھیوں نے نازک شاخ پر حکومت کا جو آشیانہ بنایا تھا وہ جلد بکھرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سازشی، نااہل اور قومی محبت سے محروم ٹولے کا یہی حشر ہوا کرتا ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کے پرتھوی میزائل کی آزمائش جو اس مہینے کے چودہ تاریخ کو ہونی تھی ملتوی کر دی گئی ہے

○ قائد حزب اختلاف اور سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی رہائش گاہ سے پولیس نے اچانک سرکاری سیکیورٹی گارڈ ہٹالی ہے۔ وجہ پوچھنے پر اہلکاروں نے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا اور خاموشی سے چلے گئے۔

○ آئی ایم ایف نے پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ ملک میں ٹیکسوں میں اضافہ کیا جائے اور درآمدی ڈیوٹی میں کمی کی جائے۔ عالمی مالیاتی ادارے کا وفد بجٹ کی تیاری تک پاکستان میں رہے گا۔

○ صومالیہ سے پاکستانی فوجیوں کو لانے والے طیارے کو پشاور ائیرپورٹ پر کریش لینڈنگ کرنی پڑی جس سے بعض مسافر زخمی ہو گئے۔ لینڈنگ کے وقت پتہ چلا کہ پہیے نہیں کھل رہے۔ پائلٹ نے جان پر کھیل کر لینڈنگ کی۔ جس سے طیارے کا نچلا حصہ ناکارہ ہو گیا۔

○ حکومت نے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر ۲۱۔ ۲۲۔ اور ۲۳ مئی کو تین چھٹیوں کا اعلان کیا ہے۔

○ وزیر اطلاعات نے خبردار کیا ہے کہ بجٹ سخت ہو گا۔ ہم نواز شریف کی طرح نوٹ چھاپ کر خسارہ کم نہیں کریں گے۔ وسائل میں اضافہ کیا جائے گا۔

○ صوبہ سرحد میں پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے بارے میں سابق وزیر اعلیٰ صابر شاہ کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ آفتاب شیرپاؤ نے کہا ہے کہ مہران بینک میں سرحد حکومت کی جانب سے مختلف سرکاری محکموں کے اکاؤنٹ کھولنے کی تحقیقات کا کام بھی ایجنسیوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اطلاعات و نشریات نے کہا ہے کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات (پاکستان ٹائمز اور مشرق) فروخت کرنے کے لئے نجکاری کمیشن کے حوالے کئے جائیں گے۔ سب سے زیادہ بولی لگانے والی پارٹی کو ترجیح دی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے صدر کو سندھ میں دہشت گردوں کے خلاف حکومتی اقدامات سے آگاہ کر دیا۔ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے والوں سے سختی سے نبٹا جائے گا۔

○ صنعت کاروں نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے سیلز ٹیکس لگایا تو اس کا شدید رد عمل ہو گا۔ ہفتے میں دو چھٹیوں کے اصولی فیصلے پر بھی حکومت کو نظر ثانی کرنی پڑے گی۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر ڈاکٹر ملیحہ لودھی نے کہا ہے کہ پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی دھمکی کا وقت گذر چکا ہے باہمی رابطے کو تقویت ملنے سے پاک امریکہ تعلقات حیران کن حد تک بہتر ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ امریکہ ایٹمی پروگرام کو منجمد کرنے کے صلے میں ایک برس کے لئے پریسلر ترمیم کو بھی منجمد کرنے کے لئے تیار ہے۔

○ جماعت اسلامی نے اعلان کیا ہے کہ وہ سرحد اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد کے موقع پر کسی پارٹی کا ساتھ نہ دے گی۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ اب ہم کو ۴۶۔ اراکین کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔

○ روس کے اسلحہ ڈپو میں دھماکہ سے کئی دیہات تباہ ہو گئے۔ دھماکے سے ۱۰۰ کلومیٹر دور کے علاقے میں بھی مکان لرز اٹھے۔

○ یمن میں بدستور لڑائی جاری رہنے سے جنوبی علاقے کی فوجوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ جنوبی فوج نے شمالی یمن کے تین طیارے مار گرائے۔ عدن سے ہزاروں شہریوں کا انخلاء ہو رہا ہے۔ جنوب کے نائب صدر کی مصالحتی کمیٹی قائم کرنے کی پیشکش شمال نے ٹھکرا دی ہے۔

○ مسٹر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ غزہ اور اریحا میں جلد انتخابات کرائے جائیں گے۔

○ بوسنیا میں مسلمانوں کی جوابی کارروائی سے ۳۰ سرب فوجی ہلاک ہو گئے۔ مسلمانوں اور کروٹس نے نئی فیڈریشن کے لئے ۵۸ فیصد علاقے کا مطالبہ کیا ہے جبکہ سربوں نے ۷۰ فیصد علاقے کا قبضہ چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکہ روس اور یورپی برادری نے جنگ بندی کی مشترکہ سفارتی کوششوں پر اتفاق کر لیا ہے۔

○ اسرائیلی نائب وزیر اعظم نے امید ظاہر کی ہے کہ اسرائیل اور شام کے درمیان جلد امن قائم ہو جائے گا۔

○ پونچھ سیکٹر میں مجاہدین نے بھارتی فوج پر شمسی توانائی سے چلنے والے راکٹ داغے۔ یہ اعتراف بھارتی وزیر دفاع نے کیا ہے۔

ضرورت برائے لیڈی کمپیوٹر ٹریننگ انسٹرکٹرز
خواہشمند خواتین صدر لجنہ کی تصدیق شدہ درخواست کیساتھ تعلیمی کوائف بھجوائیں
امۃ الرحمن قریشی
پرنسپل کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
21/21 دارالرحمت شرقی ا ربوہ
فون: 211839

باموقعہ قابل فروخت پلاٹس
۱۔ سڑک بالمقابل جامعہ احمدیہ کے کنارے
۲۔ رحمت بازار دارالرحمت
۳۔ چند پلاٹس محلہ دارالعلوم جنوبی
ضرورت مند احباب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ رابطہ کیلئے
ملک عبدالرب سیمنٹ سٹاکسٹ
نزد یوٹیلیٹی سٹور
2/20 ریلوے روڈ ربوہ

بفضل خدا تعالیٰ
GOOD NEWS

WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 211274 رہائش 212487
بشارت احمد خان